



السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں نے اس سال رمضان میں دیکھا، اور یہ پہلی بار تھی کہ میں نے منطقہ حائل میں نماز تراویح ادا کی، کہ امام قرآن مجید پکڑ کر اس سے پڑھتا ہے۔ پھر ایک طرف رکھ دیتا ہے پھر دوسری رکعت میں پکڑ لیتا ہے تاکہ نماز تراویح پوری کرنا ہے۔ جیسا کہ اس نے رمضان کے آخری عشرہ کے دوران نماز تراویح کے سلسلہ میں کیا اور یہ بات جس نے میرے توجہ مبذول کی، جو کہ حائل کی تمام مساجد میں پھیلی ہوئی ہے۔ اس سے پچھلے سال میں نے مدینہ منورہ میں نماز تراویح ادا کی تھی۔ وہاں میں نے یہ صورت نہیں دیکھی۔ میرے دل میں بار بار یہ خیال آیا ہے کہ آیا نبی ﷺ کے زمانہ میں ایسا ہوتا تھا؟ ورنہ اسے نئی بدعت سمجھا جائے گا، جسے نہ صحابہ نے کیا اور نہ ہی تابعین میسے کسی نے کیا۔ پھر یہ بھی خیال آتا ہے کہ آیا تھوڑا قرآن اور پھوٹی سورت پڑھنا مگر منہ زبانی پڑھنا، قرآن سے دیکھ کر اس زیادہ پڑھنے سے افضل نہیں، جس سے مقصد یہ ہو کہ امام ہر روز ایک پارہ پڑھ کر مہینہ کے آخر تک قرآن کو ختم کر سکے۔ اگر یہ کام جائز ہے تو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ سے اس کی کیا دلیل ہے؟

محمد۔ م۔ ح۔ حائل

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

!و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

!الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

نماز تراویح میں قرآن کو دیکھ کر پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔ کیونکہ اس صورت میں سارا قرآن مفتدیوں کو سنایا جاتا ہے اور اس لیے بھی کہ کتاب و سنت کے جو دلائل شرعیہ نماز میں قرآن کی قراءت کی مشروعیت پر دلالت کرتے ہیں وہ منہ زبانی قراءت اور مصحف کو دیکھ کر قراءت دونوں کو دعاء میں اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ثابت ہے کہ انہوں نے اپنے آزاد کردہ غلام ذکوان کو حکم دیا کہ وہ نماز تراویح میں امامت کرائیں اور وہ قرآن کریم سے دیکھ کر پڑھتے تھے۔ اسے امام بخاری رحمہ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں تعلیقا ذکر کیا ہے۔ جس کی سند مذکور نہیں۔

هذا ما عني والله أعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

ج 1

محدث فتویٰ